



ڈاکٹر ذاکر حسین لائبریری

DR. ZAKIR HUSAIN LIBRARY

JAMIA MILLIA ISLAMIA
JAMIA NAGAR

NEW DELHI

Please examine the book before
taking it out. You will be res-
ponsible for damage to the book
discovered while returning it.

—

REC. NO.

Late Fine Ordinary books 25 Paise per day. Text Book Re. 1/- per day. Over Night book Re. 1/- per day.

[illegible]

دارالترغی

RARY

11A

Before
a new
Cook
of

قومی آواز

ہفتہ وار

915

THE

QAUMI AWAZ

ILLUSTRATED URDU WEEKLY BOMBAY

پہلی یوم یکشنبہ ۳ اکتوبر سنہ ۱۹۴۷ء مطابق ۲ ذی الحجہ ۱۳۶۷ سنہ ھ



مسٹر بی۔ جی۔ ہارلمین اڈر صحافی۔ بحری سپاہی
ذمیر ہندوستانی اور سچا قوم پرور جس کا سارا ہندوستان
سوگ منا رہا ہے

قیمت
۳ آنہ

ہفتہ وار ہمارا ہندوستان (گجراتی) کا افتتاح یہ اخبار قومی بہرور مسلم بھندھا وطن سیدھ حسین بھائی لالہ صاحب کے خیالات کی ترجمانی کرتا ہے



Accession Number
124334
Date 25.7.74

SVO2

[Handwritten musical notation on a single staff, featuring various notes, rests, and bar lines.]

قومی آواز ہفت روزہ

جلد ۲ ۳۱ اکتوبر ۱۹۴۷ء نمبر ۱۲

مسلمانوں کی فلاح کا راستہ مسلمان کانگریس میں آئیں

ہندوستان کی تقسیم کے بعد جو برس نتائج ملتے آئے ہیں ان سے فرقہ پرست مسلمانوں کی آنکھیں کھلی گئی ہیں اس لیے مسلمانوں کی فلاح کا راستہ اگر کوئی ہے تو یہ کہ وہ کانگریس میں شریک ہوں۔ مسلمانوں کی تعداد اس وقت ہندوستان میں تقریباً پانچ کروڑ ہے اور یہ وہ اہم اور ناقابل فرسٹ آفٹنٹ ہے جو خطرناک انداز سے کمزور پڑ رہی ہیں اور مجھے کہنے دیجئے اس کے ہاتھ میں بیلنس آف پاؤں ہے جو ملک کی ترقیت بنانے اور بگاڑنے میں اہم پارٹ ادا کر سکتی ہے۔

مسلم لیگ کی اعتقاد اور حرکت نہ فرقہ پرستی بلکہ ملک کی تقسیم ہوا اور اس وقت ملک کی سب سے بڑی اکثریت دہندہ ہیں جو دنیا کا گروپوں میں منقسم ہیں۔ ان دونوں گروپوں میں پٹہ بھاری ہو سکتا ہے اس لیے یہ کانگریس کے ساتھ مسلمان ہیں۔

ہمارا مذہبی کی شہادت ہے پھر راشٹریہ سیکولر سیم سنگھ ہندوں میں مسلم لیگ کی فرقہ پرستی کی نفی کر رہی تھی لیکن گاندھی جی کی شہادت کے بعد ملک میں فرقہ پرستی کے خلاف جو ہو چکا ہے اس کی نفی میں ہمارا اور سنگھ کی ہرگز نفی میں فرقہ پرستی ہے اس لیے کانگریس اپنا کام اہم اور اقتدار حاصل کر رہی ہے اور فرقہ پرست جماعتیں ہمارا کمال۔ مسلم لیگ سیکولر سنگھ اپنی فرقہ پرستی کی بدولت اپنی ہرگز نفی کر رہی ہیں۔

مسلمانوں پر اس وقت اکثریت کی دہشت لاری ہے غیر فرقہ دارانہ جماعتوں کی چونٹ موشن کانگریس سے ایک جماعت کی دلی خواہش یہ ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ مسلمانوں کو اپنے میں جذب کر لے زیادہ سے زیادہ خوشی کرے۔

لیڈرزم اسلام بنیاد کا اصولوں سے مکمل ہے اور ہندوستان میں کیونٹوں نے جو سرکات شروع کی ہیں اس سے مسلمانوں کے دلوں میں اسی جماعت کیے کوئی گنجائش نہیں کیونکہ اس کی آنکھیں ماسکو کی طرف تکی رہتی ہیں وہ کیونٹوں کی ہر آواز کو دیکھ کر ہندوستان کے حالات کا عدم ملاحظہ کے باوجود ہندوستان پر لاگو کرنا چاہتے ہیں اس کے کیونٹوں پاؤں میں مسلمانوں کی شرکت کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔

سوشلسٹ پارٹی مسلمانوں کے لیے مفید ہو سکتی ہے لیکن وہ کانگریس سے علیحدہ ہو کر اپنی اہمیت کو نقصان پہنچا رہی ہے جماعت جو برسرِ اقتدار ہے اور جو بہت بڑی اکثریت میں ہے وہ کانگریس سے ہرگز نہیں الگ ہو سکتی فرقہ پرست ہندو راشنل جو گھمے ہیں لیکن کانگریس کا مول اس کا کانگریس کی بنیاد تھا وہ کانگریس کے ساتھ مل کر قومی غیر فرقہ دارانہ ہے اور کانگریس وہ جماعت ہے جو گاندھی جی کے سالہ سالہ فرسٹ پریسٹ کے بعد ملک کو آزاد کر رہا ہے اس لیے مسلمانوں کے لیے کانگریس میں شریک ہونا اور بھی ضروری ہے کیونکہ وہ مسلمانوں کے ساتھ انصاف کرنا چاہتا ہے اور فرقہ پرست جماعتوں نے جو ظلم کیا ہے اس کی تلافی اگر ہو سکتی ہے تو کانگریس کے برسرِ اقتدار رہنے اور مسلمانوں کی اس میں شمولیت سے۔

سوشلسٹ اور کیونٹوں پارٹی اگر کانگریس کی حکومت سے ٹکرائے رہا ہوتا تو کانگریس میں نہ صرف مسلمانوں کیے ضروری تھے لیکن اب جب کانگریس کی حکومت بن دوں جماعتوں کو اپنا دشمن سمجھتے ہیں تو اس میں مسلمانوں کی شرکت کانگریس کو کمزور پانچ اور ملک کی برسرِ اقتدار پارٹی سے عدالت مول لینا ہے۔ کیونٹوں کیوں کیوں اور سوشلسٹ کی طرف مسلمانوں کو دے رہے ہیں ان کی خواہش یہ معلوم ہوتی ہے کہ ملک میں مسلمان اپنے کانگریس سے لڑتے ہیں یہی سب سے مسلم لیگ ان کو مذہب کے نام پر ہندو اکثریت سے علیحدہ کرنا ہے۔

کچھ مسلمانوں کو ہندو اکثریت کا دشمن بناتے ہیں بن حالات میں ہم مسلمانوں کو ان کے مفاد کیلئے یہ مشورہ دیتے ہیں کہ وہ کسی حالت میں بھی کانگریس کے علاوہ کسی دوسری جماعت میں شریک نہ ہوں کہ کانگریس میں مسلمانوں کی شرکت سے مسلمانوں کا دین اور دنیا دونوں محفوظ ہیں کانگریس میں مسلمانوں کی شرکت سے ملک کے سب سے والے انقلابی مسلمان ایک اہم اور بڑا کردار ادا کر سکتے ہیں۔

اگر کانگریس میں پانچ کروڑ مسلمان شریک ہو جاتے ہیں تو لازمی طور پر ہندو جمہوریت ہندو جمہوریت ہو جاتی ہے اور ہندو جمہوریت کا جو دھڑکا ہے ہندوستان کی حکومت غیر جمہوریت ہو جاتی ہے اور کانگریس کانگریس کے ساتھ مسلمانوں کی پانچ اقسام کے جس سے ان کا حق نہیں ہو سکتا ہے۔

کالے ناگوں کی سنا جستم

کتنی عجیب بات ہے کہ جو حکومت فرقہ پرست کو جڑ سے کھینچنے کا مدعی ہوا اس کی حالت یہ ہے کہ وہ فرقہ پرستوں سے مل رہی ہے اور ان کے سامنے شریک پیش کر رہی ہیں حالانکہ رائج مذہبی عقائد یہ ہیں کہ فرقہ پرستی کو جڑ سے کھینچ کر پھینک دیا جائے اور ملک کو اس کوڑے سے نجات دلا دیا جائے لیکن کچھ افسوس کی بات ہے کہ سنگھ کے گروہ میں آزاد ہیں اور جہان پر پابندیاں نہیں دہ بھی چلا دی گئی ہیں۔

ہندوستان کے ہر حصہ میں یہ اطلاعات آ رہی ہیں کہ فرقہ پرستی کے یہ اثرات قتل و غارتگری کیلئے پھر آزاد کر دئے گئے ہیں جن کا مقصد دہلیسن کٹھن اور ہندوستان میں ہندو حکومت طاقت کے ذریعہ قائم کرنا ہے۔

اچیس امریس ہے کہ ہم حکومت کی اس گروہ پر سیار کیا دہلیسن دے سکتے حکومت کا فرقہ پرستہ دہلیسن چاہا گیا کہ مذہبی کی شہادت کے بعد کانگریس کیونٹوں اور ہندوستان کی فرقہ پرستی کو تباہ کر دے لیکن افسوس اور تعجب کی بات یہ دیکھا جا رہا ہے کہ ہندوستان میں فرقہ پرست جماعتوں کے ساتھ دہلیسن نہیں کیا جا رہا ہے جس کے وہ اپنی بد حالی کیوجہ سے مستحق ہیں۔

وقت آ گیا ہے کہ حکومت اپنا کوتاہیوں کی تلافی کرے اور جتنی جلد ہو فرقہ پرست جماعتوں کو کھینچ کر رکھ دے تاکہ ملک کو سب سے بڑی لعنت سے آمن پسند باشندہوں کو نجات مل جائے۔

ہے اور اس وقت صداقت سنہید اعظم نے بھی لکھا ہے کہ اگر یہ دہ اور کوئی فرقہ پرست نہیں ہو سکتا کہ ان کے نام پر جو جاس سندھ ہندوستان میں دہلیسن ہندو جبروتی اور سلطنت کے ذکر سے ہوں۔

لیکے ہم حکومت بمبئی اور کانگریس کی کوئی اور اس کی جہالت سے نہ پڑنا نہ دار سمجھتے ہیں جو کہ سالہائے گزشتہ میں ہمارا اور ہندوستان میں اس کے خلیفہ جیلو دیا جا چکا ہے اس کی تلافی نہیں کی جا سکتی لیکن یہ کوئی نہ ممکن ہے کہ وہ خط کے نام پر ہندو کی جھکا ریاں ان بندہ زرہ پرست انہما وقت ملاؤں کو اگلنے کی اجازت اس عہد میں دیا جائے جبکہ سب کو اس اور اتحاد کی اندر فرقہ ہے۔

ہم حکومت بمبئی سے ملک مفاد اور امن و اتحاد کے لیے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ مسلمانوں کے ذریعہ کے محرم کی جاس کی رپورٹوں کو عادی خانہ سے نکال کر اچھے سے ان کی جانچ پڑتال کرے۔ اور جو بروی اسلام کے نام پر بدامنی فرقہ پرستی فساد انگیزی کے محرم کا رنگ ثابت ہو اس کو غزوہ ایک کے تحت سب سے آگے سے روکا جائے اور اگر وہ آگے سے روکا نہ جائے تو اس کو فوراً گرفتار کر لیا جائے۔ نیز جو شخص ان ان مفاد میں جاس میں حکومت کے خلاف رسوا گلیں کانگریس کے خلاف ہے اخلاقی جیلو دیا اس جیلو دیا مسلم سوال پیدا کریں ان کو بمبئی ڈیفنس ایجنٹ کے ماتحت فوراً گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیا جائے۔ تاکہ یہ جاس اسلام کے نام پر ہندو

ادارہ قومی آواز اپنے ہندو دوستوں کو دیوالی کی دلی اور پرست مبارک دیش کر رہا!

نہ کر سکیں
ہندوستان کے کانگریس کمیٹی کے ذمہ دار افراد مشرک کل طالب محمد لیس لاری صاحب
حاج سیم صاحب سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ ان ایام میں پورے سب کو ملاؤں میں تقیم کر کے دلی حق و صداقت دیا گئے سب سے بڑے سنہید راہ آزادی حضرت امام حسین علیہ السلام کی زندگی کے مفاد میں کارنامے بنانا کہنے کے لیے حق پرست علی کھنڈت حاصل کریں اور جیلو دیا کے سراسر جیلو دیا

بمبئی کا محرم!
آئندہ ہفتہ سے سبھی میں محرم کا محرم شروع ہو جائے گا جس طرح مسلمانان بمبئی ان مقدس ایام میں جاس کرتے رہے ہیں اور جس طرح حامل مولی مسلمانان بمبئی سے کیوں وصل کر کے ہندوستان کے ہر حصے سے ملان آئے ہیں اس کا تصور ہی اسلام کے لیے باعث شگ ہے سالہ گزشتہ میں ان سالہ ملک کا مقصد ایک سالہ گزشتہ میں

جہاں یہ ہر شخص کوئی غدار کا خط لکھتا ہے
اسی دھاندلہ کے لئے کانگریس کی طرف سے
جیسے ہونا اور جہاں ہر شخص کے لئے
فرق پرستوں کی طرف سے ہونا چاہیے تاکہ یہی
اسی ہونا کہ فرقہ پرستی سے محفوظ رہے
حکیم نے یہ بلاؤں خود کوئی ڈاکیومنٹ لکھا
کہ اسے امنی ملاؤں کو روکنے کے لئے ڈاکو
سے زیادہ مہیاں کرنا چاہیے۔ آئے ہیں یہاں
فرقہ پرستی کے کانگریس کی طرف سے اور حکومت
انہیں ملنا اور اسے سمجھات دلائے گئے ہیں اور
ان کی گفتگو یہ ہے کہ اگر کوئی سمجھائے کہ اسے کوئی
مقررہ قدم اٹھائیگی!

کی جکی حضرات پر بھیہر و سیکہا

ہمارے ہر شخص کوئی غدار کا خط لکھتا ہے
اسی دھاندلہ کے لئے کانگریس کی طرف سے
جیسے ہونا اور جہاں ہر شخص کے لئے
فرقہ پرستوں کی طرف سے ہونا چاہیے تاکہ یہی
اسی ہونا کہ فرقہ پرستی سے محفوظ رہے
حکیم نے یہ بلاؤں خود کوئی ڈاکیومنٹ لکھا
کہ اسے امنی ملاؤں کو روکنے کے لئے ڈاکو
سے زیادہ مہیاں کرنا چاہیے۔ آئے ہیں یہاں
فرقہ پرستی کے کانگریس کی طرف سے اور حکومت
انہیں ملنا اور اسے سمجھات دلائے گئے ہیں اور
ان کی گفتگو یہ ہے کہ اگر کوئی سمجھائے کہ اسے کوئی
مقررہ قدم اٹھائیگی!

ملاؤں کو اس جکی اور مہیاں جہاں
سارے سے آگاہ ہو کہ اس کے نتائج کے
التماس کے لئے ابھی سے محدود کرنا چاہیے
اور کانگریس کی طرف سے ملاؤں کی فرقہ
پرستی کو روکنے کے لئے ان کے لئے
اسی کرنا چاہیے تاکہ ملک کی وحدت و
سیکس سمجھوتہ جیسی خونخوار حرکت نہ
رہ سکے۔

کانگریس کی طرف سے
کانگریس کی طرف سے
کانگریس کی طرف سے
کانگریس کی طرف سے
کانگریس کی طرف سے

کانگریس کی طرف سے
کانگریس کی طرف سے
کانگریس کی طرف سے
کانگریس کی طرف سے
کانگریس کی طرف سے

ہفتہ وار قومی آواز کا پیش قدم

ملک کے مشہور صاحب طرز ادیب اور شاعر اور اردو ادب کا
صاحب مدد جلدی ہے اسے دیکھ کر اس کا دل بڑھتا ہے اور اسے
دل چاہتا ہے کہ اس کے لئے جو کچھ اس نے کیا ہے اس کے لئے
کام زیل میں شائع کرے۔ یہی ہیں جو کچھ اس نے قومی آواز کو
مدد ملنا اور اسے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

۱۲ اکتوبر ۱۹۴۷ء
بمقام

اسلام علیکم، درختہ العزیز، درختہ العزیز
آج بھی سے نالغ ہو رہا ہے ہفتہ وار قومی آواز، میرے بچے سے مراد آقا جی
دوسری جگہ کا دس جیسے ہے، میں نے اس کے لئے کیا ہے اس کے لئے
یوم آدی کے دو ہیں، اس کے لئے اس کا پیش قدم مجھے دینا چاہیے۔ لیکن
ایڈیٹر نے اس کے لئے کیا ہے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
ہے جو بھی اس کے لئے کیا ہے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

از شاخ مریدہ برگ حوالہ رسیدہ بس ضمیمت است
قومی آواز سے ملنے والی اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
اور اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
ضرورت ہے، اجارہ دہ ہو جائے گا، اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
کی وضاحت کے اندر انقلاب پیدا کرنے کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
دنگو کا انداز نہیں چاہیے، اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
مزدوری و محنت و حرفت اور تجارت کا مفروضہ رہ جائے، اس کے لئے
کر دار ملکی ہو جائے۔ اور اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
اپنی بھی رہے گی اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

اس طرح تو مسلمان سرزمین پر ہی رہ سکتے ہیں اور دوسروں کے لئے
دوسرا راستہ اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
کیا ہے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
تقریباً ہر قومی حکومت مسلم دہ سے ہے یا اس کے لئے اس کے لئے
کوئی نہ ہو، اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

اب ہمارے دہ داری میں ہے کہ ہم اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
میرا ہے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
ن۔ ترانی کی اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
دراستی کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
کے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
عزیز و امیر کوئی اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
فرصت کو اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
خانہ کے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

(مقام، جلد، جلد، جلد)

کانگریس کی طرف سے
کانگریس کی طرف سے
کانگریس کی طرف سے
کانگریس کی طرف سے
کانگریس کی طرف سے

کانگریس کی طرف سے
کانگریس کی طرف سے
کانگریس کی طرف سے
کانگریس کی طرف سے
کانگریس کی طرف سے

کانگریس کی طرف سے
کانگریس کی طرف سے
کانگریس کی طرف سے
کانگریس کی طرف سے
کانگریس کی طرف سے

فرقہ پرستی کی شکست

کانگریس کی طرف سے
کانگریس کی طرف سے
کانگریس کی طرف سے
کانگریس کی طرف سے
کانگریس کی طرف سے

چند ریکا

آپ کو یہ بڑے گھر سے دہشت میں دوری
آپ کی طاقت کو آج پہلے سے

چند ریکا نے سجدہ کرتے ہوئے کہا۔
اور میں چونک سا رہا۔ چند ریکا کو دیکھنے
میں اس قدر خوفناک کشت بہ میں دیکھ کر دہشت
سے بالکل بے خبر سا ہو گیا تھا۔ دہشت میں وہ
واقعی اسم با اسم نہیں۔ مگر اس کے علاوہ حوالت
عالی حوصلگی اور استقلال ان کے جہرہ پر
نے دیکھا وہ شاید اس سے پہلے نہ دیکھا تھا۔
اور اگر کشت یہ دیکھا تو حسن کے ساتھ ان
جنتی حیات کا ایک نوکرم ان کا نیا فریاد تھا۔

میری دہشت میں یہ چاند نے نہایت
آمینہ تہقیر لگایا اور وہ دیکھ کر اس نے نہایت
لیکن میں نے اس کا منہ لٹائی کرتے
برائے چند ریکا کو جواب دیا۔ دیوی۔ جی تو
سب آپ کا کرپا ہے اور نہ ہم کہتے اس۔
الغرض کب میں وہ۔ اعلیٰ لک کی تو بات ہے
جب سب سے کی خاطر اور چند دیکھ کر اس کے
ہلے ہم اپنے غم میں کھڑے رہا مگر اس کے ساتھ

تھے۔

یہ کول بات نہیں اور صاحب چند
لٹانے چار کی پالی میری طرف بڑھاتے ہوئے
کہا۔ درجہ کا لہو لا اگر کام کو گھر آجائے
تو اسے لہو لائیں گئے۔ اب تو آپ ملک کی
خدمت کر رہے ہیں اور وہ لہو لائی لالچ کے
"لالچ تو میری دیوی ہے۔ میں نے کہا۔ کیا یہ
لالچ کم ہے کہ دلش آدہ سو گ۔ اور ساتھ
میں ساتھ میں ہی دینے آپ کو آواز دیکھنے کے
مستحق ہوں گے۔

دو یہ لہو تو ضروری ہے مگر نہ تو جو کہ
پر اتنا ہی نہیں ہے۔ اچھی لہو کو لہو نہیں
کہتے۔
چند ریکا نے کہا۔ "لالچ وہی چیز کہلاتی
ہے جو بری ہو۔"
"مگر آپ اپنی تو کہتے۔ میں نے کہا۔
آپ نے تو انہی طرح کام کیا کہ شہر گردیہ کو
قومی نواح کا اندیشہ بنا دیا۔ ایک وقت تو
وہ تھا کہ عدم تعاون اور جیل خانہ جی رہا
مغربی کو خطرناک اور برا سمجھتے تھے۔ اور
ایک وقت سے بے ! اللہ اکبر۔

"دیکھتے تو ان کے خیال کچھ ایسے تھے۔
پر پانمانے اب بھی دیکھ رہے ہیں چند ریکا
کہتے ہوئے کہا۔ "پر پانمانے کیا ان کو
کھانے سے ہی آیا ہے۔ شاید۔ میں تو اسے
پر پانمانے لیا ہی کہتے ہوں۔"
دو یہ تو آپ کی اور بڑا ہے۔ میں نے کہا
"مگر یہ آپ لوگوں نے اپنی شادی کون ملتی
کر رکھی ہے۔"

.. افسوس۔ کہ انہی دیکھتے آپ
کو ملاحظہ فرمائیے

ریڈیو ریسپونڈ

مصل کر افورڈ ماریٹ بیٹے

انما بڑا شاندار ہوٹل آپ کو کہیں نہ ملے گا

ایک بار تشریف لا کر ہمارا انتظام

ملاحظہ فرمائیے

ہمارے پاس آپ کو

بہترین اور لذیذ قسم کے کھانے

ہر وقت تیار ملیں گے

دو یہ تو ایسے ہی کہتے میرے میں سے
اور اگر وہی سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا
دیکھئے صاحب رہا میں مجھے اچھی نہیں معلوم
ہوتی؟

گردیہ کچھ جواب دینے والا ہی تھا کہ
میں نے مقررہ دیا۔ "دیکھئے صاحب یہ آپس
کے جھگڑے تو ہوتے ہی رہیں گے میری بات
کو گول نہ کیجئے اس کا جواب تو دیجیے۔
"اور صاحب بات تو کچھ ہے میں تہاؤں
کیا؟"

چند ریکا نے کہا۔
میرا خیال مزید یہ ہے کہ جب تک ملک
آزاد نہ ہو۔ تادمی نہ ہونی چاہیے، آپ ہی
نسل کے غلام ملک کے غلام لوگ۔ مجھے پیدا کرنے
کا کوئی حق نہیں رکھتے؟ یہ کہتے کہتے اس
کا آنکھوں میں ایک خاص حک پیدا ہو گیا
اور وہ خوش سے ہوتی۔ "آپ تو غلام ہیں۔
اور اپنی تعلیم سے غلامی کا حوالہ اتارنے
میں آتے کہ مالک مہرے اب تائے آپ
کو کہا جس ہے کہ آپ حضورم کو بوجھ کو بلا سبب
غلامی میں مبتلا کریں؟"

میں چپ تھا اور میری پیشانی پر پسینہ
کے قطرے ٹپک رہے تھے۔
"لو بیٹا اور صاحب"
چند ریکا نے اسی حوصلہ و خروش سے
سوال کیا۔ "مگر ان بچوں کو کہیں میں
جیتے تو بڑھ گیا کرتی ہے کہ مالک آزاد ہوتے
خدا ہی نہ کروں گی۔"
باقی آمدہ صفحہ رضاد

گرانٹ روڈ کارنر ریسٹ بڑا شاندار

اسلامی ہوٹل

پلے ہاؤس گرانٹ روڈ جنکشن بمبئی

جہاں پر آپ کو ہر قسم کا بہترین اور

لذیذ کھانا تیار ملیگا

ایک بار تشریف لائیے اور ہمارا انتظام

ملاحظہ فرمائیے۔

کشکش خیال

صاؤق القادری

گیا اپنے واسطے اُسے رسوا کریں گے ہم
اب اعتراف ترک تمنا کریں گے ہم
دل پر رہے گا اس کی محبت کا اختیار
ظاہر میں اس سے آنکھ پچا کریں گے ہم
ہوں تاکہ میری ذات سے کچھ بدگمانیاں
اوروں کو اس کے سامنے چھپ کر لینگے ہم
وہ تاکہ خود برتنے لگے رسم احتراز
خود کو رہیں ساعز و مینا کریں گے ہم
ہم ایسے ہو اؤں میں جب گیسوئے دار
حسرت بھری نگاہ سے دیکھا کریں گے ہم
دانستہ وہ رویہ کریں گے ہم اختیار
اس کی نظر سے خود کو گرایا کریں گے ہم
لیکن ارادہ اپنا فقط اک خیال
دامن بجائیں اس سے یہ امر محال
پھر پوچھتے ہیں وہ جو نہ ہوگی تو کس طرح دن اپنی زندگی کے گزاریں گے ہم
جب جھوم کر اٹھیں گی گھٹائیں جو نواز کسی حسین زلفوں کے کھیلانے لگیں
عجب کل نصیب پتھر کناں ہوگی چاندنی کے حسین نغموں میں کھو یا کریں گے ہم
کس سے رہیگی حسن و محبت کی چھٹی چھٹی رشتے کا کون کس کو نہایا کریں گے ہم
تجربہ نہ ہوگی پاس تو نہ بگڑ سکوت کس کے لب خموش کو گویا کریں گے ہم
بہتر ہے اس کو دقت کے ہاتھوں چھوڑ دیں
کیا کرنا چاہیے نہیں اور کیا کریں گے ہم

زردِ عمل

(اثر — شعیر بھٹو)

بھولوں نے زیادہ شوخی کی تو اپنا گریباں جاک کیا
مالی ہی کا دامن چیر دیا کانٹوں نے جہاں بیاک کیا

اے جرنج سنگر کس کی خطا تھی تو نے کسے غمناک کیا
بند آئی تھی ترے زردوں کو داماں بھر کھول جاک کیا
ہنسی ہی رہیں کلیاں باہم ہوں تو بیکانے اچھے
مرغان سحر کے نالوں نے شبنم کو بہت ناک کیا
میں نے ہی سکھائی مسکائی میری ہی سفر میں زنی
میری ہی چھری سے قاتل نے میرا ہی گلہ جاک کیا
افس خزاں جو رہی ہوئی گلیوں کی نظر منور ہوئی
ہم نے تو جہنم کو صدیوں کی مسموم ہوا کو پاک کیا

جب آتی ہو دھولیں مارتی ہے گلزار کے نازک پودوں کو
اے بادباغوں کی سہلی لے اور تجھے بیباک کیا
اے میرے جہنم پر گازل کس بات کا یہ ردِ عمل
پیلے تو بنا یا بھول تجھے ہر نذر خن خاشاک کیا
قسمت میں نشین کی آخر بربادی ہو انکھ اکتھا
آندھی سے اگر محفوظ رہا بجسلی نے جلا کر خاک کیا
گھلے جہنم نے جا ہاتھ ابلبل کے ترنم پر سننا
اپنی بھی قبائیں غارت کیں نکمت کا بھی پردہ جاک کیا

دیکھا ہے یہی نزدیک ہوئی جس قوم کی بربادی کی گھڑی
اک قوم کو پہلے قدرت نے بے دانش و بے ادراک کیا
ذوق تھی شبنم کی آگاہی جو ہر کیلے گا ذی کیلے

اے قائد اعظم تو نے بھی آرام بزرِ خاک کیا

قومی ترانہ

از جناب حفیظ الرحمن صاحب (دعوت)

گلشن میں جب کہیوں نے چپکا کر سچے منہ پکارا

مشرق پر خدانے آزادی کا انعام دیا

رحمت کی برکھاتے پھولوں کا رنگ نہ نکھال

سورج کی کرنوں نے بھارت کی زلفوں کو سنوارا

سنہارچمک اٹھاسا

کیا ہی پسار اویس ہمارا

اس دیس میں ہیں کیسے کیسے گیانی عالم و آتا

سختنا ہے جن پر دنیا کی سرداری کا ہانا

مہمان مسافر پر دلیلی اور ایسا بیگانہ

ہم نے سب کو پایا اپنی محبت کا پیمانہ

مشرق کی امیدوں کا سہارا

کیا ہی اچھا دس ہمارا

لچڑب مریا برما اتر میں تبت روس ہمارا

پچھم میں فارس کا بل دکن میں سمندر لنگھا

پرست کو دیکھو تو دنیا میں ہے سبے اونچا

سرپرست کاتاج اور دامن میں چٹنے اور دہلنا

سونے چاندی کا گہوارا

کیا ہی پیار دیس عمار

کیسا فقرا فقرا اجنا اور گنگا کا پانی

دلی کی شان نزالی کاشی کی آن سہانی

پیت کا بندہ دل کا بہادر ہے ہر مندوستانی

جگ میں سوز و گم کے چمکتی ہے بھارت کی کہانی

دنیا کی آنکھوں کا نام

کیا ہی پیار دیس ہمارا

صبح سویرے چڑیوں نے واضح کاترا دکھایا

پیٹھ پیٹھے لہجوں نے سوتوں کے من کو حکمایا

پھولوں نے سنسن کر آزادی کا پیغام سنایا۔

بھارت کے سپوتوں نے اپنی محنت کا پھل پایا

روشن ہے قیمت کا ستار

کیا ہی پیارا ویسی سہارا

منہد و مسلم مکہ عیالی سب تجھ میں سکھ پائی

پریم کی برکھا ہے اور دل سے گھل مل جائی

ہمسائے کے لئے والہی تیری خیر میں

ساتر بج کے لکھنے والے بھی ترے ہی گن گامیں

بتنہار ہے دولت کا دھارا

کیا ہی پیارا دسی ہمارا

سفت روزہ

قومی آواز کیلئے

ہر شہر اور قصبوں میں ذمہ دار

ایجنٹوں کی ضرورت ہے

یہ سرفہرست روز اخبار پابندی وقت کے ساتھ ہر اوار کی صبح کی شائع

ہوتا ہے :۔

دفتر سائتہ ، ایک غزل انبراسم تحت اللہ تعالیٰ نے ہم

شیر خب سائنس

۲۶۴ فیئریرود ط متصل جنرل پوسٹ ٹافن بی

بہ ہول

لذیرطعام اور ہر طرح کی صفائی اور فوری

خدمت کیلئے مشہور ہے

تشریف لایئے۔

اور ہمارے حسن و انتظام کی داد دیجئے

ڈلی دربار سٹورٹ

پے ہاوس روشن ٹاکنز کے سامنے تشریف لائی

جہاں پر آپ کو دودھ کی تازہ لسی اور

دہی، میٹھیاں، لیمن، چائے، سوڈا اور نانگی

پوری حلوئے تیار ملنگے

خود تشریف لایئے

اور دوستوں اجابوں کو بھی لایئے

کیم گئے اس لئے کہ اس اہم ملک کے سیاسی
برطانیہ کے لئے بہت اہم ہیں وہ جزوی اور
نسبی تفوق پر مبنی تھیں انہیں اٹھا سکتے تھے
حکمرانوں نے انہیں سنیوں کا تعاون برطانیہ کے
ہے اور پھر مشرق وسطیٰ میں فلسطین کی
میں گورنر اور خورج کا قیام بھی آج برطانیہ کی
یہاں کے اہم اجزاء ہیں مشغرات کو اس کی تائید
نہی کوئی برائے کی اور بالآخر مشرق وسطیٰ اور
مشرق کی مستعمرات کو بحیثیت مجموعی منجمدی
سے وابستہ ہو جاتا ہوگا جہاں مشربوں نے
کوئی ملک کے اہم سے ایک فوجی اتحاد کیا ہے اور اسے
دن سویت روس سے جنگ کی بات کر سکتے ہیں
ان حالات میں ہندوستان و پاکستان اور
برصغیر کی حالت کا سوچا جائے تو یہ بات
کوئی مسئلہ نہ بنے گا۔

کی فوجی حالت میں اور جو ہوشیار آبادی
ترقی اور خود مختاری کے جن دعوں پر وہ
بے پناہ قربانیاں لگاتی ہیں وہ اب اور کسی طرح
پوری کی جا سکتی گی۔

جہاں تک ہندوستان کا تعلق ہے وہ اپنے
مول و ملک کا آپ ذمہ دار ہے اور ہندو
ماؤں بھٹیوں کے طویل مذاکرات برطانیہ کی
برطانیہ کی جس طرح فلسطین سے نہ ہونے
کو اس خاندانی کارکن کے لئے کی گئی تھی
نہ اٹھا کر جاتی گی۔ بہر حال یہ نیندات میں
آج اور انہیں اس بات کا قیام ہے کہ
اور برطانیہ کی فوجی حالت میں
جہاں تک پاکستان کا تعلق ہے
سے برطانیہ کی فوجی حالت میں
اور عرب حکومت کے قیام پر
اپنے خیر یوں کی باعزت زندگی کا
ہے جس میں پاکستان کی باعزت
دار بھی مشرق وسطیٰ کی آزادی
بین الاقوامی سیاست میں
نور دے سکے گی۔

لہذا اس بات میں غلط فہمی
کا غرض میں کوئی ایسا معاہدہ
جہاں ہمارے قومی اور ملکی
خود مختاری کے خلاف ہو
بہرہ کر بھی عزت طلب ہے

برطانیہ کے ان تجارتی مصالح کو پیش نظر
رکھنا چاہئے۔ یہ ہمارے
لے سامنے ہے۔

اگر ہم مغربی یورپ سے
دارت تعلق مشرق وسطیٰ سے
انہی مغربی افراطی سلطنت کے
سہارا کر سکیں اگر ہم
جناب فراتہ سے تعاون
سکیں اگر ہم
سویط طرانیہ سے
ایشیا میں انہی وقت
ذرا سی بدلتی ہے
سب سے بڑی قوت
اس کا مطلب یہ ہے
کرنے سارے
طاقت بنانے کے
انہی سب سے
موجودہ
وہ مغربی امرت کی

سرفت روزہ

قومی آواز میں

جنبہ دیگر اٹلی تجارت

کفر و دیوبند

کیا محکوم ممالک میں بغاوت کی آگ نظام کی ناکامی کا نتیجہ ہے
نوا ابادیا ت کے باشندے تشدد پر آمادہ کیوں ہوئے

پہلی جنگ عظیم دوران مقبوعات اور تجارتی منڈیوں کے لیے لڑائی گئی تھی یہ دوسری بات ہے اس وقت بھی امریکہ برطانیہ اور فرانس
یہ حکمرانوں نے مجاہدیت اور آزادی کے قورے لگائے تھے چنانچہ اس جنگ کے بعد لیگ آف نیشنز کے نام سے عالمی امن کے لئے بین الاقوامی
دائرہ بنایا گیا اور اس ادارے نے بلا تامل تمام ممالک کو فرانس اور امریکہ کی جاکری اور نظامی بین د سے دیا جنہیں اپنے دعوؤں کے مطابق
فرزادہ کہے ان میں فرانس نے جرمنوں کے تسلط سے آزاد کر دیا تھا لیگ کے اس کا زمانہ سے یہ نشانہ جو جلاسا خیال نے فرمایا تھا
”بہر تقیم قبور اچھٹے کما ختم اند“
ریکریٹنگ لکاک وقوم کے عنانی کہے

[illegible]

در اصل یعنی ماحول کفایتی و پرستی
 سلسله مبنی بر سلسله سانی و انسانیت کافرت
 مستند سوتی ،

توپی کونسل

لیکن استقامت پرستوں کی یہ خواہشات
ابھی پوری طرح منظم و پرامن نہیں اور
سارے دنیا کے عوام اور جمہوریت پسندوں
کو یقین تھا کہ اس رتبہ پہنچنے اتمام سب
سے پہلے ان ممالک کی حکومتوں کا کوئی
بندوبست نہ کرے گا۔

حمزہ پر ادنیٰ تو غالبیاد رہا جانے لے
 مقبضہ جمایا تھا اور دوسرے وہ حمزہ پر برطانیہ
 فرانس اور ہالینڈ گذشتہ جنگ بغیر کے بعد
 ایک آف نیشنل کمیٹی کی منظوری سے ملے ہوئے
 تھے وہاں نے کوہریا اور مسجد باہر پرانہ حاف
 کیا تھا اور اعلیٰ کے مقبوضات کو اعلیٰ
 اور ہر مل اور سو ما کی کمیٹی پر مشتمل تھی۔

سوزش و دھس میں اس ادارہ کے بانی
میں سب سے آگے آگے تھا
علاوہ ازیں اس جنگ کے دوران
میں تقریباً ہر سال ملک میں لڑنے والے
جویم نے بیس سالہ تجربے کی روشنی اور
تعلیم کی امداد سے اپنے اپنے ملک
کے ان واپس کو گھر واپس اور بعض صورتوں میں
مالک کے لیے دست و پا کر دیا جو اچھا تجارت
اور انی خاص اور اچھی ہوس دینے کے لیے
دبا کو آگ و حر کی دوزخ میں ڈھکیچے آگے
تھے جنگ کے فوراً ہی بعد مشرق میں چینی
برائے عقیدوں کا اور فزوں انفرادی برما،
ہندوستان اور پاکستان کی آزادی دینے
نام اور انڈونیشیا میں جمہوریت پسندوں
کی جدوجہد شدہ حکومت کے اسی
معدوم کا نتیجہ تھی۔

عبرون نمونہ پہلی منگ کا پڑا تلخ ہوتے

تجربہ حاصل دینی جیسے جہازدار مکہ کا رہنما بن جانا
 ملنے ان کو ان کے کام لایج دے کر ترکوں سے
 لڑا دیا اور جنگ ختم ہونے کا سبب برائی
 بالادستی مسلط کر دی چنانچہ اس جنگ کے
 بعد عرب تو اس بالادستی کو ختم کرنے پر
 بالکل تیار نہ ہوئے مغرب سے آگے آگے تھا
 داؤی نیل کا اتحاد معاہدہ شدہ کا حاتمہ
 گونا گویا کا معاہدے سے قبل جنگ کے ختم ہونے
 کا یہ تمام مطالبے بڑی شدت سے
 اپنے

اور صوبہ کا فتنہ ہی بہ لئے گیا
عسکری کے حکوم اور ہی اندھ علاقہ سپنا
تو منظم حکام نے جو صوبہ کے ساتھ ان
تمام عناصر کو اپنی فکر سے باہر
جو ملک و جاہلستان میں رہتے تھے

اس نعمت کو توڑی شکل دینے کے لیے ملک
والوں نے جان بوجھ کر جس کے غلط سے
آزاد شدہ برطانیہ فرانس وغیرہ کو بطور ممانعت
دستہ دار ہے ہیں تاکہ یہ ترقی یافتہ ممالق ان
کا نظم و نسق اچھی طرح جانتے ہو جائیں
لہذا ملک کے قبضے میں جو ملک ہیں
تھے وہ جن کے توں سے اور ملک
کے اور جس کے موقوفات ہیں آپس میں
قیمت کوئی نہیں

ان ملکوں ملکات۔۔۔ ملکوں باشندے
میں سال تک ترقی یافتہ سفید فام طاقتوں
کے استبداد کے نیچے دبے رہے نظم و نسق
چلانے کے ہمارے تین ہندو ملکات کی لوث
ہمارے اس لوث کھوٹ نالینیت اور کھٹا
کے دشمن نظام کو ختم دیا اور دنیا کو ایک بار پھر
پہلی جنگ سے کہیں زیادہ ہوشیار کر کے ترقی
نہا کر کے اور کہیں زیادہ بلجیز طوفان سے
نبرد آزما کرنا پڑا۔

مجدد الملک تاج محل عالم کی خوشبر
نرس جنگ کرہ ارجن کو بل خون دہی رسی
لیکن اس جنگ اور گندہ جنگ میں ایک
بین فرقی تھا اس مرتبہ دینا کے عوام خصوصاً
وہ اقوام جن کو سابقہ جنگ اور استعماریت نے
ممالک کے حدود و ممالک سے بے خبر کیا تھا آسانی
سے فریب کھانے کے لئے تیار نہ تھے بھر
پھیلی جنگ میں سویت روس ایک کمزور
عرب اور یہ پانڈہ فریڈ کی حیثیت سے
جڑی کا آلہ کار تھا اب کی مرتبہ یہ جڑ سن
نا حیثیت اور اعلیٰ حیثیت کا سبک
شدید مخالف کی حیثیت سے مہمان بن
آیا پھیلی مرتبہ جب بین الاقوامی امن کا اعلان
بنادلس کا کہنا بند کر دیا تھا اس مرتبہ

محمود دنیا کی رحمت کا اندازہ اس عقبت
کی مدد سے ہم با سالی نگایا جاسکتا ہے کہ
برطانیہ فرانسہ لنڈا اور بلجیم کے مقبوضے
کے علاقوں کی آبادی سو کروڑ تھی اٹالیہ کے
مقبوضات ان کے علاوہ جن مگر محکم دنیا
نشد وہ گنتی جب اس کا نفر لسن میں بھی
سہا سہ لے کھلے بندوں و کالت کی کہ بھیجے
جنگ عظیم کے بعد برطانیہ عالم کو حاکم
قروں کی قومیت میں دے دیا گیا تھا اور
بیر کسی نے نہیں پوچھا کہ ان کی موجودہ آزادی
کا کیا عنصر تھا اس طرح ان کو تہہ پھر ایک قومیت
کو لسن کی قومیت میں صرف دشمن مالک میں
اطالیہ جرمنیا جاپان کے مقبوضات دے
دی جائیں اور خود برطانیہ اور اس کے ساتھی
بندہ لکے قبضے میں جو علاقے ہیں ان کے بارے
میں ملکی اقوام کچھ نہ کر سکتی ہے نہ ان کے
مداخلات میں کسی مداخلت کی گواہ ہے
خاموش کہ الکیا ہی حکومت کی جانب
سے جو شدید بد امت پسندوں پر جوشا میٹ
لنڈی اور ملک گیر کے انسانیت سوز جرم پر
سہینہ خدا نام پھر اکی ہوا یا شرمناک وہ یہ
غیر منصف اور بڑا منحرف فیض تھا۔

تو لیتی نظام کا مقصد!

مگر آپ کی سامان فرانس کو کانفرنس میں بھیج
لیجے آف نیشنز تو یہی جہاں پر فرانسیسیوں کے
اس میں رویہ برپا ہوا ہے دے دیں روس اور
چین دو ہزارے مالک اس کا لٹریس سہا ایسے
ہوئے جیسی اپنی کوئی تعوضات نہیں سمجھتا۔
جہاں پر انہوں نے تجویز میں کہا کہ بین الاقوامی
توقیفی نظام دنیا کے تمام ممالک کو اپنی
مگر ایسا تو یہی ہے لے لے۔ انہوں نے اقوام
ایک تو یہی کوئی قائم کرے اور یہ کوئی جلد
اور جلد ان علاقوں میں مکمل خود مختار حکومت
قائم کریں گی ان ملک بھلائے دھین اور
سریٹ روس کے مابین اگر مائگرم بحث
ہوئی رہی بالآخر خلیے بابا کہ تو یہی نظام
کے حسب ذیل مقاصد ہو لگے

دہلی کی آزادی اور قومیت کے علاوہ قوم کے ہاں ہندوؤں
کی سیاسی معاشی اور تعلیمی ترقی کو فروغ دینا
اور ملکہ بننے میں مسلمانوں کے علاوہ ہندوؤں کے معاملہ
کی خواہشات کے مطابق اصلاحی اور آزادی
اور خود مختاری کی ضرورت تک پہنچانا
(۲۰) جین اور سولے اور سولہ جو کہ عارفی
کونسل کے رکن ہیں لہذا وہ بھی توجہ کی طرف
لکے رہے ہیں گئے

(۳) جو کہ ہم ممالک حبشی نقطہ نگاہ سے
اس میں متعلقہ واقعہ کے نقطہ نظر سے ملاحظہ
کونکر فی زیر نگاہی حاصل کریں۔

دوسرا تو میں کوئٹہ کو حق حاصل ہو گا کہ زبیر
تو بہت علاقوں کا ساتھ کر سکے اور غریبی

اسرار زمین کے باشندے ان تمام
عروصوں ہی ایک لمحہ سچی امن کا راستہ پہنچ
لے سکے جہاں عزت و ستیجہ کہ وہاں حالات اور پاب

ادارہ اقوام متحدہ کے تمام دنیا
میں اس نام کرنے کا بیڑہ اٹھایا تھا مگر
اس طرح حقیقت کا علم سب کو ہے کہ
مجلس اتحادی اقوام کا مقصد حقیقی طور
پر نہیں ہو سکا۔ آج تک اس کے دو پر دہ جتنے
متنازعہ مسائل آئے ہیں ان میں سے وہ
کچھ ایک کو بھی طے کرنے میں کامیاب نہیں
ہوئی مصلحتیں کثیر، برلن، اور اس طرح
کے متعدد دیگر مسائل میں مجلس اتحادی اقوام
کی ناکامی نہیں اس کی طرف سے قطعی طور پر
بالکل دیکھ جاتے ہیں حقیقت یہ ہے کہ
اس پر سامراجی طاقتوں کا قبضہ اور
پور سے لے۔ ایمن۔ او۔ لیما ادارہ اقوام
متحدہ پر سامراجی چھائے ہوئے ہیں
ان کے باہمی جھگڑے، ناتائیں، پوس
اقتدار، اور ڈبل میاں اس طرح کی
میں کردہ خود اپنے باہمی جھگڑوں کے
طے کرنے سے قاصر ہیں پھر وہ دوسروں
کا نزاع کا مفید کیا کر سکے ہیں یہی ہم
اس کی طرف سے پائوس ہوتے ہوئے
تمام انسانی ممالک سے کہیں گے کہ وہ جی

اس صورت حال کے ذمہ دار مذہب مالک
ان کی کوئی سیاسی تحریک نہیں اس کے
ذمہ دار برطانیہ و امریکہ کے حکمران ہنر جو
ان کو ملگوں رکھنے کے لئے ایسے ذرائع اختیار
کر رہے ہیں جنہوں نے آزادلسیہ دنیا کو
بے واقف ہے اور اب ان کو برلاشت
کرنے پر تیار ہیں۔

غلام سہیل کا رد عمل

یہ بیخلفی غلام مالک کے عوام کے لئے سمیت
 راجہ سکر کن رہے اور دراصل ان مالک بین
 حاکمہ کے بیٹے کی زادی اور خود نزاری کی
 جو پرستار دستگیر کی شروع ہو جس ان کا
 مہمانی سبب ہم سے کہ مجلس اوقام سے
 جو تو قعات بعض سلطانین کے شرفاں کے دیے
 اس کے کہ درپردہ حمایت اور شہنشاہت پرستی کی
 ملک عملی پر قائم رہنے کی وجہ سے ختم ہو گئی
 خاصہ سبب نام اندویشیا سے عام نجات
 کو کئی ہندوستان اور ہر اس کو تحریک آزادی کا
 اس کا انتہا کو پہنچی کہ اس میں آزادی دیتے ہی
 بنی بڑا اور رضا کے حکموں کے عام طور پر
 ملے کر مابا کر پرامن طریقہ سے آزادی دینے
 کی اس کوئی امید نہیں رہی وہ آزادی کی
 امید سے حجابان سے ٹوٹے تھے اب انہوں
 نے دیکھا تو یوں کا رخ ان حالتوں کے
 خلاف مڑ دیا جو حجابان کی جگہ خود حاکم

چندہ قومی آواز

سالانہ
ششماہی
سہ ماہی
بارہ روپیے
چھ روپیے
تین روپیے
قیمت فی پرچہ ۱/۸

انہی کی طرف سے جو کچھ بھی ہوگا
انہی کی شخصیت سے جو کچھ بھی ہوگا
شاید وہ ملک و ستیاب میں ہو سکے گی
اس عظیم شخصیت کا نام تھا جہانگیر
ہارنہین ۔۔۔ انگریزوں کا ادلا دگر
سچا ہندوستانی جو نے آزادی ہند کی جنگ
جہاں دنیا کی کر دلا انجام دیا ہے جس کی جا
زندہ رہا سزا دے گا !

میں مسکونی کی کر رہی تھیں اور
پرائیویٹ ملازمت اس کی کی تھی گیارہ سو روپے

جہاں کے بعد پیرا، علیا، اندونیشیا
جنرل مشرف، قائد اعظم، قائد اعظم
ان کے مسائل کا حل نکالنا ضروری ہے
کشیکر کا مسئلہ جو انڈیا اور پاکستان کے درمیان
مابین انتظام تھا وہ ہے جس کی اتحادی اقوام
میں ملے ہیں تو گا اے انہی کی ملکوں کی کا
تو کھیلے کرنا چاہئے

انہی کی ملکوں کی کانفرنس کو جانے کہ
وہ دنیا پر گرام ہے کرے اپنے اعزاق
وہ تھا ملک کا اعلان کرے انہی کی ملکوں کو
اپنے حلقہ اثر میں لائے اور سامراجیوں کی کانفرنس
میں اس کوئی مزاحمت نہ تھی نظری طور پر
دونوں کا رشتہ اگرچہ ایک ہی ہے لیکن
دنیا میں جہاں امن ملے گا وہ جگہ جگہ میں ہے

اور مل گیا ہے وہ دنیا میں جہاں ہے
ہیں سامراجیوں کی مجلس میں سامراج دشمنوں
کی دال میں گھسے دی جا رہی اور ہر جگہ
کتابت ہے کہ یہ جرم انہی میں سے ہے
کے شعلے دیکھو رہے ہیں یہ آگ کتنی لگائی
ہوئی ہے لیکن وہی لوگ تو ہیں جو ان کے
بارے میں دنیا بھر کو اپنے سامراجی مفصلوں

کا انکار نہایت جبر سے ہیں اب ہمارے
یہ صورت حال قابل فہم نہیں ہو سکتی انہی کی
ملکوں کی کانفرنس سامراجیوں کے انفرادی
سے آزاد ہو گئی اور وہ بہتر طور پر اپنے مسائل
کا حل کر سکیں گے ہم اس بات کو تسلیم کرتے
ہے مگر یہ کہ انہی کی سالک میں بہتر صفحہ

ایک دوسرے کی خدمت میں اور سبب زندہ
حالات نے ان کی ملکوں کو بتایا ہے کہ وہ کسی
ایک مہر کے گرد باہم سمجھ سکیں ہم جانتے
ہیں کہ فلسطین کے معاملہ میں یورپ اور یورپی
جنگ میں مگر جس طرح کشمیر کے معاملہ میں انڈیا
اور پاکستان میں اختلاف ہے اور اس سے با
ہم ہر دونوں ایک مہر کے گرد سمجھ سکتے ہیں جبکہ
پچھلے مہر کو کوئی وجہ نہیں کہ وہ جہاں تمام ایسا کر

ہر صورت انہی کی ملکوں کی کانفرنس کی
انہی کی مرکز کا جہاں ہے اور کبھی اس کی
توجہ ملے گی جانے

بی جی ہارنہین

ہماری سپاہی ہندوستانی، پچا قوم پرور

ہارنہین سپاہی قوم پرور تھا !
فہم ہوش کا گھوڑیوں سے بھی زیادہ
سپاہیوں سمیت اس نے انگریزوں کو
ترک کر کے ہندوستان کو اپنا وطن قرار دیا
تھا اس کا ادب ایک حقیقت ہے کہ اس نے
سچائی میں سچائی اور مضمون کے ساتھ اپنے
سے وطن کی خدمت انجام دی اس کی نظر
کمزور ستیاب ہو سکے گی

ہارنہین سماجی تھا۔ یہ خود صحافت
جنگ قلم کی قوت سے تاج حکومت لڑتا
تھا مگر اس نے اسے ملکہ تحریر کو حصول
کا ذریعہ نہیں بنایا۔ اس نے صحافت کو
شرافت میں تبدیل نہیں کیا، بلکہ اس نے
اپنے قلم دانے کی تمام صلاحیتوں کو حصول
آزادی کی جدوجہد، دکنشور و مظلوم عوام
کی حمایت میں صرف کیا

اس کے نزدیک صحافت ایک
مقدس فریضہ تھا خدمت وطن کا اور یہی
وجہ ہے کہ وہ آخر تک اپنے قلم سے قوم و
وطن کی بیش خیر و احوالات انجام دیتا رہا۔
وہ آزادی تحریک کا سب سے بڑا العیب
تھا اور اس نے کبھی اس آزادی کو مٹا
نہیں ہونے دیا یہ سمجھے کہ اس معاملہ
میں اسے عظیم فریادیاں پہنچی کرنا پڑیں

حکومت کا قاتل، حکومت وقت کا مضمحل
برہمن کی انا غوغا میں یہ کہ وہ کون سی حقیقت
تھی جس کا ہارنہین کو سامنا کرنا پڑا
مگر مزاح و طعنے ان سے بڑا
ہوئے ٹھکانا۔ ناخواب تھا جہاں ہارنہین
جہاں ان سے کبھی محبت کے سامنے سر

ختم نہیں کیا وہ ہندوستان اور ڈوٹ کرنا رہا
اس نے غم خوارے جو میں سہیں، ضربیں
برداشت کیں مگر وہ برابر تار تار۔ نجیب
ملک ہندوستان آزاد نہیں ہو گیا اور آزادی
ہند کے ساتھ ساتھ آزادی تحریر کا اصول
تسلیم نہیں کر لیا گیا !

آج ہارنہین جن ہم میں ہیں ہے !
مگر ہندوستان اس سماجی ماحول پر نازک
ہے !
ہارنہین سے ۱۱۵ عرصہ دو دو دہ
ایکس جن پیدا ہوا اور حصول قلم کے بعد

اجلے نہ ہی ہری سزا سے سزا دنت کی
کوشش کی نہ قسمت کو کچھ لہری منظور تھا
اس نے اسے کامیابی نہیں ہوئی !
ایک بعد اس نے سماج کی
حالت رخ کیا مگر فری کا دربار کی انھیں
اس کی پیدائش کے لئے ایک بار عظیم ثابت
ہوئی چاہے اس نے ایک شخص کی عزت
کر لی، مگر قدرت اسے سیاسی ایجنٹ کا ایک
مشہور ایجنٹ بنانا چاہتا تھا اس نے خود

یہ وہ سماجی بہ ہر پہلو ہارنہین
ایک اخبار میں پورے کی حقیقت سے سزا دنت
کر لی، یہاں سے اس کی زندگی نے ایک نیا
کرد لی اور اس کی شہرت کا قاتل بن گیا
سچا شہر میں ہوا اور بعض سالوں کی
عرصہ وہ "اسٹار" "ڈیلی" "کالونیو" و
مقرر ہو گیا !

میں ہارنہین اور دوسرے مشہور
اخبارات میں کام کرنے کے بعد ہارنہین
سٹار میں اس میں کلمہ کا نائب مدیر
مقرر ہو کر ہندوستان آ گیا وہ زمانہ تھا
کہ تقسیم ہند کے خلاف ہر ہندو ایک ہاری
تھی ہارنہین نے اس تحریک میں جو دے
سند و مدد سے حصہ لیا اور اسکے وجہ سے

مارے ملک میں اس کا نام محک انجمن
کے جوئی کے لیڈر اس کے دوست تھے اور اس
اس تحریک میں انہی نام کا ہمارا شہر فریڈ
شاہ مہارے نے بھی کالیکٹ کی ادارت اسکے ہر
کردی۔

سچا کو تھیل نے ہارنہین کی ادارت میں
خوب حرف کی اور آزادی کی جنگ کا سب
سے بڑا علم دار تصور ہونے لگا، کالیکٹ
عام کا ترجمان تھا جس کی مثال کٹر ملکی ہو سکتی
ہے اس زمانہ میں قوم و دل کی تحریک شروع
ہوئی اور اس نے سارے ملک میں آزادی
کی گون میدا کر دی مچے کہ اس تحریک
میں اس کی نسبت سرور میں تا بڑے حد تک

گناہ ملے اور سب سے دوسرے لیڈر تحریک
تھے مگر اس جنگ کا سب سے بڑا ہر
ہارنہین تھا اس نے اس تحریک کو ملک
بھر میں پھیلا دیا، عوام میں ہمت اور امید
پیدا کی

اور ان دنوں کی سزا دنت سے
اس تحریک کو کامیاب بنانے کی پوری
کوشش کی اور اس میں ہر تحریک کے نتیجہ
میں مکتور کو اصلاحات کے نفاذ کا اعلان
کرنا پڑ گیا

دولت ایکٹ کی منظوری کے بعد جب
ہندوستان میں تحریک آزادی کا خلافت کا
روز چلا تو ہارنہین کو ملک بدر کر دیا گیا اور
سات سال تک یہ انگریز انجمن میں جلاوطن
کے دن گزارا مگر ملک ایک آزادی پسند
کے لئے حادثہ کی مثال تھا ہارنہین نے
کے دور تھا مگر ہندوستان کی محبت اسکے

رک دے ہیں جاری و ساری تھی اس نے انجمن
میں عظیم کوششوں کے خلاف ہر دیکھنا شروع
کیا اور براہ فہمی جہاں میں ہندوستان کی
آزادی کے حق میں ایسے ایسے عقائد تھے
کہ حکومت نظر آتی۔ ہارنہین ہر دم میں ہندو
کی تحریک آزادی سے زبردست دلچسپی لیتے
تھے اور ہارنہین اس جلاوطنی کے دور میں

وہ سب کچھ کرنے میں کامیاب ہو گیا جو
ہندوستان میں وہ کہہ سکتا تھا
سات سال کی جلاوطنی کے بعد ہارنہین
بہر ہندوستان واپس آیا اور کچھ عرصے میں اس کا
شاملہ امتحان کیا گیا کہ وہ جس قدر
نے بھی کیا کھیل سے "پیشی" ہر روز جاری کیا
جو بہت مقبول ہوا مگر چند سال کے بعد وہ

رہا یہ تھا کہ پیشی اور اخبار برسرِ گردن
پڑے۔
اس کے بعد بھی سنٹی عاری ہر ہارنہین
میں نے اس کی ادارت سنبھال لی وہ اخبار
اور حکومت کے لئے ایک نیا زمانہ ملاطمت
کم نہ تھا۔ اور ہر روز ہی عرصہ میں حال
حکومت اور اخبار میں حال پولیس اس
اخبار سے آزاد دے گئے کہ سنٹی کا نام
ان کے دلوں میں سرکس پیدا کرنے کے لئے
ہو گیا پولیس نے ہارنہین پر مہمات قائم
کر لیں ہارنہین نے مہمات کا ناچار تھا

طرح قانون کا بھی بادشاہ تھا اس نے ہار
مہمات میں کام کیا لی حال کی اور اس طرح
پولیس کے عور کات سہینہ کے بائیں پاس
کر کے رکھ دیا

ہارنہین ہر حال حقیقت و حق کے
سب سے مہمات جلاوطن کے لئے اس کے
قلم کی رستہ بڑے سے بڑے آدمی کو
پہنچا جوئی تھی، مگر اس کی قانونی مہمات
میں نظر کھی کالیکٹ نہیں گیا اور وہ سہینہ کا
رہا۔

جب قلم کے آؤ نہیں تاج میں بھی وہ
حکومت سے نہیں رہا اور اس نے چھ
سے پولیس کا دفتر پر زور رکھا وہ اپنی
مثال ہے۔

اقتدار پرستوں کی بازیگاہ

بِسْمِ الْمَقْدَسِ — مُسْلِمَانِ عَالَمِ مُحَاقِلَهُ أَوَّلِ

جو ۳۳ صدیوں میں اکٹھا رہ مرتبہ تعمیر ہو !!

جس پر مذاہب کی تبدیلی کے جوہر دور گذرے ہیں اسے

لے کر فروری ہوتا وقت گزرا گیا اور بڑی ہفتا
 روزی کے ساتھ سچا کہ سچا ہنگامی اس کی
 ہا اس کی فتح کہ سرشار ایران سونائی کے
 سرکھا تھانہ خیز کا کھانہ کہ حلی ہمارہ
 کے بہت ۱۰ میلان سے لے کر کہا اس ملک
 پر آخر کیا اور عیالی قتل ہوتے لیکن اسی
 بد سے جود سال گزرتے پہنچے ہاتھ کرنا
 ہر نلے شاہ ایران کو شکست دے کر چھوڑا
 سچا اس حضرت عمر نے حضور نے ہمارہ
 کے بعد اس مقدس شہر کو فتح کر لیا اس
 فتح کے بعد حضرت عمر نے عیالیوں کو گرجاؤں
 میں آسانی سے عبادت کرنے کی اجازت دی
 خود ہاں جنگ عظیم میں برطانیہ کے تقصیر
 سے ہمیشہ تک جاری رہی اس فتح پر مسلمانوں
 اور عیالیوں میں ایک عادیہ ہوا تھا جس کی رو سے
 لے کر ہاں کہ بہت افسوس میں آجہ کوئی
 کہ حلیہ میں ہاں لے لگا اور عیالیوں میں اس
 جنگ کے بارے اور سر کی انگ میں مسلمانوں کی مذہبیت
 نہیں کر سکتے۔

اس طرح کے بدعقبت عرصے بیت المقدس
 میں دس دوزخ نام فرمایا تھا اور مسجد عمر کا رنگ
 نیہار کا تھا اس کا کوئی عجیب واقعہ کہتے ہیں۔
 مثلاً نبی مسجد عمر کی تعمیر ختم ہوئی اور اس پر ملک
 کی سات سالہ لنگڑا بیواؤں کو حصہ دینا

سب ہی اہم نام۔ پچھلے سیاسی بد نظریوں
 پر ہی نیکر مشعل ۲ سب ہی اہم نام۔ مشعل
 سے عیاں ہونے لگا۔ ملتان کے خلاف حملے ہو گئے
 شروع کیے اور دو صدی تک جاری رکھیں
 عیاں ہونے لگا۔ ان جنگوں نے دو معاہدے بنائے
 پہلے ایک تو یہ کہ عیاں کا حیدر کے مہم ہونے
 کے زبانت سے جانی جھوٹا ہوں دوسرے
 فلسطین پر عیاں کو مست فائم ہو بعد میں فلسطین
 اور مصر بھی ان کے حصہ دار بنے۔ پچھلے
 اور سب سمجھ ماروں کے وہ بھی جولاں بھگا۔

اسے آخری جہد عربی صدی میں ملوں گے
صلیبی جنگوں کو دماغی جنگوں میں تبدیل کر دیا
صلیبی جنگوں کے آغاز کا سبب حیا کی
مورخوں نے یہ بتایا کہ جب مسیحیوں نے
فلسطین پر قبضہ کیا تو مسلمانوں کے لئے کچھ
مشکل اور خطرناک ہو گیا اس بنا پر جو اب اللہ
بہت نانی اللہ پر ہر پرمٹ نے مسلمانوں کے
صلوات اور دعا کا اعلان کر دیا ان کی اس
بکار کو نشانوں اور علامتوں کی انصاف
دی

خانمہ دلاور علیا اور بیگم شام
سب ایک صلیب کے کایک غیر نظم انہو
کے ساتھ غلطی کی جانب دو انہو سے
اکس انہو میں صلیب کے ساتھ دو سے اور
کوئی نظم یہاں تک کہ یہ انہو کے ساتھ
انہو کے ساتھ کیا ہے کیا ہے کیا ہے

میں سے ہند کے کارخانے نہیں امدت سے۔ اس کیل
دوری برباد ہے اس کا ابتدائی قدم نام
چھپے ہے جس سے انگریز اسے یہ شک کرتے ہیں
جب کا تلفظ جو زلم ہے حاصل میں جبرانی
لفظ ہے۔

مبیت المقدس کی مختصر تاریخ
 یوں خاص کی تاریخ ثبت برآئی ہے اور
 برآئی ہے ان کے بعد
 ۴۳ صدی کا براہ سہر بتایا ہے
 تاریخ کے اندھیروں یعنی اوقات
 کی اہم کہ لیا کہ ٹوٹا ہماری دسترس سے باہر
 ہے اس سے ان واقعات کا ذکر کیا جا سکتا ہے
 سے البتہ مسئلہ سے اس مسئلہ کے واقعات مربوط
 اور ضبط حدیث میں ہمارے سامنے آتے ہیں
 حبابوں کا فائدہ ہے کہ اس مسئلہ میں حضرت
 حیا کو سولی پر چڑھا لیا گیا

مسئلہ دو میں سنتِ بلی کے عیسائیوں
 جنہاں کرنے کے بعد اس شہر کی زیارت کی سنتِ شاہ
 طہوسد نے شہر کے چاروں طرف سے پتھر
 فوج کر کے اس کے بعد تو تدا نش کر یا
 سیکڑ کر بیچ دیا ہے اکیڑ دیا اور اس مقام
 بر ل ہوا دے نا اس کا نام درختِ ناک
 بھی باقی نہ رہے اس کے بعد شہر کا
 زمانہ آتا ہے اس نے اس کا نام بھی بدل
 دیا پہلے اس کا نام اہلدار کا مگر بعد میں کیو بیٹا فرار
 آیا قریب دو سو سال تک پھر اس محلہ میں مقام
 کی تاریخ گنئی کے بعد وہیں میں چھوٹا قلعہ
 بنیں مسند میں عیالی حکومت قائم کہ وہاں شہر
 اور علیا نڈا اور کر کے گئے اس کے بعد جو زمین
 پھر خاوش ہو گئے اور سر زمین پھر کھائی
 اب راقہ دینا نہیں تھا اس کا ذکر ملے گا تاہم

کی تاریخ محترم الفاضل مولانا صاحب کے پاس
 اس کا حاضر کیا گیا اور انشاء اللہ مرتبہ آئندہ
 دوبارہ نظر کیا گیا خواجہ نصر الدین صاحب مدرس کی
 حمد و محبت میں اس کی اہمیت و سیاحت
 بجا کی گئی ہے وہ زمانہ تھا کہ جلیل القدر شیخ کی خدمت میں
 باقاعدہ نہ تھی، مگر بھی حقیقت ہے کہ اس پر
 جو دور صاحب کی تبدیلی کے گزرے ہیں یعنی
 اس کے باشندوں کو جو مرتبہ اپنا آبائی
 خوب تر کر کے بنادیں اختیار کرنا پڑا ہے
 اور اپنا بھی زمانہ تر ہے جب اس کی سرپر
 داریاں پاٹ دیا گیا تھا اور اس کے کلی
 کو چوں اور عارضوں کو تر خاک کر دیا گیا ہے اس
 کے باشندوں کو تار و تار کا بانی بن کے
 موت کا گھاٹ دنا دیا گیا ہے لیکن صاحب
 بیت المقدس اپنی جگہ بر قائم ہے اس کی
 مدد و یزانی ہے اس لئے وہ سطح و مرتبہ
 ہمیشہ باقی رہے گا

دنیا میں کوئی ایسا مقام نہیں جس نے
۲۲ صدی سے اس کثرت کے ساتھ آرام و اطمینان
دیکھے اور برائے کائنات کے ہر گوشہ

سبت المقدس کا محل وقوع
سبت مقدس ایک بہار صیہون پر
واقع ہے جو بحرہ قدیم کی سطح سے ۲۶۰ فٹ
اور جبل مزارہ کی سطح آب سے ۲۸ فٹ
کے بلندی پر ہے نام نہاد اسرائیلی حکومت
کے دارالسلطنت تل ابیب سے اس کا فاصلہ
۲۰ میل ہے اور فلسطین کے عرب حکومت جہاں
۴۰ میل فاصلہ پر ہے دارالسلطنت غزہ سے
۶۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے
منشیہ منبرگاہ جہاں شیخ مصافح کرے

آج بھی دنیا کی گناہوں کا ایک دفعہ وارسی
 فی طرف لگی ہوئی ہے جو تار کا ایک کڑے قدیم
 تین سترہوں میں بھونک رہا ہے عرب میں
 ہنس دنت کوئی ابراہیم نہیں جسے گناہیں
 ہلکی دھڑا کے ساتھ تلف بہہ دیکھ ہوں
 وہ اس کے عیب مہا جیسے ہوں
 آج بھی اس سرزمین کے آغوش
 اپنی غزلیں انقلاب پر دست بار ہے ہیں اور
 رہا ہے زمانہ کا ایک کڑی سی گھٹ جیسے
 کیا رہا ہے دور آگ اور خون کا ایک کوہ
 آتش فشاں صحت ہے حواسِ انعام کو اپنے
 غلوں کے لپٹ میں رہے ہے ۔
 رزنامہ کا ایک لکھنؤ میں ہے

آزہیں دارمیں کو کچھ حصہ تک بیکار
 لگا سا خاندان مگر اس کے ابد دہائیں کوئی مل
 اسہیں آیا اس قوم نے اسے وارث ہو گیا
 حکم اس نے ہے انتہا خدمت انجام دے تیج
 مگر اس کے عزم استقامت میں ذرہ بھی
 فرق نہیں آیا وہ باربرعبادت کا مقابلہ کرتا
 رام اور آتھراسی کشکش میں اس دہا سے
 سدا رہا۔

آج ہم میں پہنچا ہے مگر مارے
دل اس کے لئے بوجھل ہیں غریب محام
س کے ہم میں لوگوار ہیں اور ہندستان
ہے ایک ایسے ڈر اور حیرانہ کا لوگ
نادم ہے جس نے انہاں سب کچھ ہندستان
زنا کر دیا جسکی زندگی کا پلہ مار دینا
خدمت کے لئے وقف رہا اور جسے ملک کی
میں جین قرار عذراں انہام دیں جرحیت
اصاف انہام دے سکے ہیں ۔

انڈونیشیا کا رقبہ اسلامی آبادی

رقبہ	آبادی
۵۱۰۰۰	۸۰۰۰۰۰۰
۱۶۲۰۰۰	۱۰۰۰۰۰۰
۱۰۰۰۰۰۰	۱۰۰۰۰۰۰
۱۰۰۰۰۰۰	۱۰۰۰۰۰۰
۱۰۰۰۰۰۰	۱۰۰۰۰۰۰
۱۰۰۰۰۰۰	۱۰۰۰۰۰۰
۱۰۰۰۰۰۰	۱۰۰۰۰۰۰
۱۰۰۰۰۰۰	۱۰۰۰۰۰۰
۱۰۰۰۰۰۰	۱۰۰۰۰۰۰
۱۰۰۰۰۰۰	۱۰۰۰۰۰۰

انڈونیشیا کی تحریک آزادی کی شخصیتیں

جمہوریہ انڈونیشیا ان سرورہنگام
مہمان وطن کیسے بناہ قریب لگا بیٹھہ سن
جنہوں نے زحمت و سہارا کے جلیوں میں
زندگی کا بہتر حصہ گزار دیا ملک اپنی جان و جز
نیکہ سبب اس لیے کہ ان کے لیے قربانی کر دی
سرکار دار و ملک میں بہار و راج کی دولت
انگیز مایا خود کشیدہ سے لکھیں ہے کہ
نہروں جلا وطنی کے دوران میں اپنے
وطن کو ایک بار دیکھنے کی حسرت دل لایا
یہ توبہ کر جان مار گئے مینار مہار و وطن
ما با ما سارا کے کھانا جو جہد و جدوجہد
رہے کیڑوں جمہوریہ کے فوج و مانع کی ملک
صیغے لینے موت کے گھاٹ اتر گئے
نہے رہا ہے ارادے کے بکے تھے
بہر ملک پر جان بکھڑکھڑے رہے
تیم آپ کو ان سے ملائیں

دائیں سو کار لو صمد م ریح

یہ سب سترہ مارچ کو قتل ہونے والے
انہی ہی قوم کے موجودہ زمانہ کی انڈونیشیہ
نمائندہ ہیں ان کا کرنا یہ کہ ملک
جمہوریہ مسلمان کے درمیان لڑائی کا
یہ سب سترہ مارچ کو قتل ہونے والے
انہی ہی قوم کے موجودہ زمانہ کی انڈونیشیہ
نمائندہ ہیں ان کا کرنا یہ کہ ملک
جمہوریہ مسلمان کے درمیان لڑائی کا

ملتان ۸ سالہ کے مقام پر پیدا ہوئے
آپ جادو کا رعبہ دلا تھا اور کرمانیانی
کی سید رنگ کے ٹینگل اسکول میں انجیری
کا قیام ملکی کی اور فنی تھیں کی دگر ہی حاصل
کا سترہ دین آپ نے انڈونیشیہ پارٹی
بنائی آج کی ریسرچ کی سیاسی سادہ جیو
جس سے ایک کی سترہ دین، قوم پرستی
اور آزادی اس کے پرکام کی بنیادی
نکات تھے سترہ دین گزشتہ سو سے
اور پھر جاپانی ہیئتہ تک اپنا زیادہ
زندگی جلا وطنی نظر بند اور اسیری میں
گزاری

۱۹۳۲ء اور ۱۹۳۳ء میں آزاد رہے
اسی زمانہ میں اپنی پارٹی کو منظم کیا اور کچھ
مجلس لکھے، نتیجہ جو اگر آپ بھر دھرتی
کچھ جاپانیوں نے سترہ دین آپ کو
رہا کیا آپ نے جاپانیوں سے ملکر نوکام
کیا لیکن ان کے مفاد میں نہیں جلا وطن
کا دکھاہوئی اس میں سے فائدہ حاصل کر کے
نہروں کو مارنے کی تحریک کرنا زیادہ
مستعد کیا ڈاکٹر سودھار نا ایک قابل مقصد
میں سارے انڈونیشیہ عوام بلا لحاظ مذہب
و ملت کو اپارٹمنٹس دیتے تھے موجودہ جمہوریت
کے تعلیمی کام کے پیچھے آپ کی قابلیت
کار فرما ہے

ڈاکٹر حجتی

نائب صدر دار و زیر اعظم سن ۱۹۵۲ء
میں ترائی کے ایک اعلیٰ عہدہ میں سید
ہوئے رائے دم لینڈ میں ہے وہ ان کی
انڈونیشیہ قوم میں نمایاں کام کرتے رہے
دوسرے ملکوں کی آزادی کی تحریکوں سے
بالطریقہ پیدا کرے کے سترہ دین پر سس
انڈونیشیہ پر سس مل ڈیکورٹیک ڈاکٹر سس پر
سترہ دین کی آٹھ سال رسد میں سارا جہد سن
ہو سس کا لیس سس میں ان کا ہوئے اس میں
جو اس میں لیس سے تعلقات پیدا ہوئے
جہاں تک فوجی
انڈونیشیہ رقبہ مقابلہ ڈاکٹر سس
کو جمو یہ کا آس میں کہتے رہے
سترہ دین مامدہ سس رقبہ کو دے دے کہ آپ
نہروں کی سس با کا اجیت کے ہاتھ میں

ڈاکٹر سلطان سترہ دین
موجودہ سس وزیر اعظم ڈاکٹر سس

سترہ دین نے آب و ہوا میں بہت سی
انڈونیشیہ میں بہت سی تعلیم کا ادارہ
دین انڈونیشیہ میں بہت سی تعلیم کا ادارہ
سن انڈونیشیہ میں بہت سی تعلیم کا ادارہ
بر کردی مکتہ جہاں کے جہاں کا جہد لکھتے
رہیں نہ آتے انڈونیشیہ میں بہت سی تعلیم کا ادارہ
بار کو گزشتہ کر کے لہو کی گولی کے مقام پر
نظر بند کیا اس عہدہ کی فوجی کا ملک آپ
دین رہے۔

جاپانیوں کے ہاتھوں میں کھینچا گیا
نہ کیا اور ایک پیرایہ مقام سے جہد جہد
کا آغاز کیا جہد جہد کے مقام پر ڈاکٹر سس کا رقبہ
لکھا اپنی عارضی پارٹنر کی صدارت ہوئی
اور سس وزیر اعظم کو آپ وزارت
مجلس کے لئے منتخب ہوئے سترہ دین ایک
حقیقت پسند سیاست دان ہیں اور دوسرے
مالک سے سیاسی تعلقات استوار کر لئے
میں آپ نے جمہوریہ کی جو خدمت سر انجام
دی ہے اسے کچھ نظر انداز نہیں کیا جاسکتا

ڈاکٹر امیر شرف الدین!
ڈاکٹر سلطان سترہ دین کے استغفار
کے بعد ڈاکٹر امیر شرف الدین نے ۱۰۰

جن کی سادہ دین میں ان کی سادہ دین
کچھ سادہ دین میں ان کی سادہ دین
میں جہد سس میں ان کی سادہ دین
دین سے فتنہ طوفان کے نشت بارش کا رقبہ
میں
نہروں اور قیدی جہد کا سس میں بہت سی
سب سس کی ایک سس میں ان کی سادہ دین
سب سس میں ان کی سادہ دین
جہد جاپان نے ملک کیا تو آپ نے ناخوشی
کے خلاف جہد کے سس میں جہد حکومت کو
اپنی خدمات پیش کیں اور عہدہ کی فتنہ کے جہد
میں جاپانی سارا کے خلاف فتنہ جہد
کے سرکارہ کرنا رہے آپ نے سارا جادو
دین میں جہد سارا اور جہد اوقات اپنے
آپ کو جہد کے لئے اقلیت کا کام سس کیا
آزاد جہد نے لکھ دیا اور صحت کا حکم سس
ڈاکٹر سس نے بری ملک سے اس حکم کو جہد
میں بدل دیا ڈاکٹر امیر شرف الدین جمہوریہ
کی وزارت میں وزیر اعظم دین اور جہد
کے عہدہ میں جہد سس اور آپ نے سادہ دین
فوج کا قیام کیا، آج کل آپ کسی عہدہ پر جہد
نہروں میں

پنجاب ہومل

یادگار طر

پلے ہاوس متصل روشن ٹاکیڑ میٹے

پر تشریف لائے جہاں پر آپ کو دودھ

کی تازہ لسی عمدہ قسم کے کھانے بالائی

مہی میٹھایاں سوڈا لیمین اور چار

نازنگی پوری حلوے

تیار ملیں گے۔

محمد عبد الرحمن ڈاکٹر برٹرڈ ریسٹرنے انصار فاس رٹ انجیو پریس داغ دین
روڈ میں نمبر میں چھاپا اور دین سے شائع کیا۔

انڈیشیا میں واقعاتی رفتار

بیشتر توڑید.

خود دہلی شہر کے تمام بلیں مرد خلیوں کا مرکز ہے۔ باغیوں کے ساتھ قنادانوں کے لئے تیار نہیں تھے۔ ذرا کچھ ورنہ کھلے طور پر باغیوں نے دی پہلک کی ہی درو کی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ دی پہلک نے مادہ ہلا کے شہر کو بڑی آسانی سے کیے کسٹھوں کے قبضہ۔ جسے چھوڑا۔ اور موصو اور کس کے ساتھ

کو دیا ہے کہ وہ انڈونیشیا کے موجودہ حاکم
 بھرانہ سے فائدہ اٹھا کر قوم کو اپنے قید خانے
 کے حدود اندر لے کر آئے۔ انڈونیشیا کے
 حکومت کے ذریعوں سے کوئی معقول سیاسی
 مکتبہ نہ نہم سیکھنے کے باعث پیدا ہو گیا ہے اور اس کی
 طرح مردم کی دلچسپی کے ساتھ اس نازک وقت میں
 انفرادی حادوں اور اپنے فائدوں کا نظریہ کر کے۔ ر
 کے ان الزامات کو بھی جو ثابت کر دیا ہے کہ ری
 بینک انڈونیشیا قوم کے حصوں اور انگوں کو ہاک
 ہے۔

نوسو اور ان کے ساتھ پندرہ سو چھ سو کے کہ
انڈونیشیا کی سرحدوں کی ایک چھوٹی حکومت کو خوشی رسم
پارٹی (نیشنلسٹ پارٹی) اور دوسری دائیں بازو والی
حزبوں (انڈونیشیا کی سوشل پارٹی) اور ان کا تعاون
مزدوری حزبوں کی حمایت اور ان کا تعاون
حاصل ہے۔ اور ان کے سب سے پہلی اور سب سے
بڑی غلطی تھی۔

پھر دوسری فسطی انہوں نے یہ کی کہ انہوں نے
 یہ نہ سمجھا کہ لوگ اچھی طرح واقف ہیں کہ ان کی شاخ
 پر پٹیاں لاری ہلکے حکومت کی کسٹ فلڈ پانچھی کی
 دھ سے نہیں ہیں۔ بلکہ دندریوں کی ناکہ بندی کا
 دھ سے ہوا۔ اور یہ کہ ناکہ بندی اس دھ سے ہے
 کہ لاری ہلکے حکومت تو کم کی اچھی ہول آواز سے فلڈ
 کہ کے دندریوں سامراجی سے کوئی تکبوت کرنے
 کے لئے تیار نہیں ہے۔ عوام اس بات کو سمجھتے ہیں کہ
 موجودہ حکومت پچھلی حکومتوں کی دانت ہے۔ اس
 سے پہلی حکومت دیندہ باندہ داری جماعتوں کے ہاتھ
 میں تھی۔ جو اب کمیونسٹ چوگنی ہے۔ اور اسی

حکومت کے زمانہ میں لکھ جاتی اور انہیں کے سامنے
 ہونے لگے۔ یہ جنگی وجہ سے ہوا اور دماغی جلا
 اور کسانوں کا دسواں حصہ و نذرینوں کے ہمارے کرنا
 اور ہماری دور کے لئے و نذرینوں کا اقتدار تسلیم
 کیا تھا اور موجودہ رکا پبلک اپنا پاسی ہانے
 میں ان تمام حاجات کا احترام کرنے پر مجبور ہے
 جس سے پہلے کی حکومت نے و نذرینوں اور
 سزاخیزوں کو کھینچ کر لیا ہے۔ اس لئے یہی کہ حکومت
 کی نکتہ ہیں کہ جس سے سرور و انام ٹھہرانا ہو

عزریٰ جادا میں جیوں کے علاوہ پر مرسو
کی رہنمائی میں گیدستوں نے جو قبضہ کر لیا تھا۔
مگر مشورہ میرید کے آخری دن میں اس کا بہت
چرچا رہا۔ یہ فیصلہ پھر کی طرف خرابہ کے تھا۔
اور چند ہی گھنٹوں میں اوروں باغیوں کے ہاتھوں
میں چھو گیا۔ ۱۰ جیتوں نے "فری سکاڈ" کے نام اپنی
حکومت کا اعلان کر دیا۔ اور یہ وہی تھا۔ کہ ان
کی یہ کامیابی و فلاح پروردہ ری پبلک حکومت
کے خلاف جہاد کی فتح مندرجہ کی ابتدا ہے۔ باغیوں
کو یہ امید تھی کہ وہ ری پبلک کے خلاف یہ الزام
لگا کر کہ وہ انڈونیشیا کو فلاح مندرجہ اور دوسرے
مشہور بین الاقوامی دستوں کے ہاتھوں پہنچے۔ یہی
تھی۔

(مجموعہ کے ایسی کچھ کتابیں بھی ایک دن ٹھکراتا
دے کہتے ہیں اصولی طور پر یہ مجموعہ سے ابھر کرنا
یا برعکس اس سے مجموعہ کو ٹھکرا دینا۔ خواہ وہ کیا
ہی کہوں۔ ہر۔ پہنچن سہ اور اسے کوئی وقعت
نہیں دیکھا سکتی۔ منتخبات مجدد دہ دہی صفحہ ۴۶-۴۷
اور انقلابی جماعتوں کے دیکھا جا رہا ہے کسی
ایسی جگہ سے بچنے کے لئے نہیں منتخبات مجدد دہی
صفحہ ۱۱۸-۱۱۹)

عالم کی ایک بڑی تعداد کو ہم اپنا ہم خیال
 بنالیں گے۔ لیکن بہت جلد ہی اصفیہ یہ معلوم ہو گیا کہ
 وہ اپنے علاوہ اور کسی کی بھی مانندگی نہیں کرتے۔
 کیونکہ صفیہ ابامیمنان کی ان جھوٹی نام تشبیہ
 اور غصہ انگیز لہجہ کا کچھ بھی اثر نہ ہوا۔ وہ جو بی
 جانے کہ ان کی قومی حکومت ولندیزی سامراج
 سے گزشتہ تین سال سے کس طرح جنگ کر رہی
 ہے۔

انہوں نے بھی وہاں نے ری پبلک حکومت کے ساتھ سکرو وفاداری اور ہر طرح کی اسکا دکا اعلان کیا۔ اور فیصلہ یہ بھی مقرر کیا کہ اس ادارہ کی مدت کی۔ ادارہ کی تمام کیونسل اور جماعتوں نے موسمی جماعت سے اپنا اتفاق منقطع کر دیا۔

دوسرا میں کیونٹ نہادت کا جو احکامات آتی
 جتیں۔ وہ صحیح نہیں تھیں تا پاؤلی کے علاقہ میں کچھ
 عورتوں نے ہوئی تھی۔ لیکن ہس کا کیونٹوں سے
 کوئی تعلق نہیں تھا۔ فوراً ہی صورت حال ٹھیک ہو
 گئی۔ اور یہی طرح ہائینز (جو عزلی علاقہ میں ایک
 علاقہ ہے) اور وسطی علاقہ اور اوسوں کے علاقہ میں
 جنگی حالت کے باقی تمام علاقہ کی کیونٹ پارٹس نے
 ایسا ہی کیا۔ ہائینز نے زوردار دوسری جہاتوں سے بھی
 جو علاقہ میں کیونٹ ہو گئی تھیں۔ دوسرے ہس اقدام
 کے تحت کیا۔ اور ہس کی جہات سے اپنا

[illegible]

فیصل کا بیان یہ ہے کہ لوگ اس مع کل امین
کو بلات کر نے کیلئے تیار نہیں ہیں۔ جہاں وہ نیشی
جہد و جد کی الجھن کر منزل جہاں قومی محاذ کو کمزور
نہا ہے۔

موسمِ مہوار ان کے ماعتیوں کی یہ حرکت مکمل کی گئی
 بہت ہی آنتان رہا ہے۔ ہضم صاف اس وجہ سے
 آمدی کہ ایک لاکھ تیس ہزار سیکھ اور تربیت یافتہ
 یافتہ دانشور کی سبھی اس وقت سہارے دیئے گئے
 بہت تیار کھڑے ہیں۔

مذکورہ کو اپنا ڈیوٹی سمجھا رہا ہے۔

یہ لڑکا کو بس کسی ایسے ہی موقع کی تلاش ہے جسے یہاں بنا کر وہ اپنی پودیں کا وردہانی خوردہ کرے

سکین۔ چاہو جیسے ہی مادیوں میں گڑبڑ شروع
 ہوئی۔ تو نذرینشاہجہ ولدنرینوں کے سپہ سالار اعظم
 جنرل اسیر نے یہاں نکالاکہ صورت حال جاسے
 لئے تو نرینشاہک ہے۔ اور ہم نذر اس میں کبھی
 جاتے ہیں۔ ڈاکٹر نان سوز نے جہا نذرینشاہ کے
 ولدنرین حضرت گورنر جنرل اسرار علی پوری بلکلی
 ملاویر حاکم انتداب ہے) اپنے بیان میں کہا کہ ولدنرین
 حکومت ڈاکٹر محمد علی کی حکومت کی مدد کرنے کے
 لئے بالکل تیار ہے۔ اور اس لئے وہی بلکلی میں پیش
 پڑھانے کی پیشین گوئی کی۔ اس کا مطلب صاف الفاظ
 میں یہ تھا کہ وہا نذرینشاہ میں کمونزم کے خلاف جنگ
 کو کہے۔ یا بلکلی کو ضم کر ڈالتے۔

اور ہم نے حضرت آغا کا کہہ سکتے ہیں کہ ان کی یہ پوپس کارروائی ری پبلک کو تو جبر کی شائق - ہاں بائیںوں کے ہاتھوں کو ضرور مضبوط کر دیتی - ری پبلک حکومت کے سرحد : اقدام نے اور برس میں مجلس اقدام مقدمہ کے مجاہد میں مشر جارج مارشل کا تقریباً کم از کم فی الحال حالت کو خراب ہو جانے سے بچاؤ ہے۔

اپنی تقویٰ میں مزاج ایشی نے کہا کہ ریت

اسے سمجھ اسریک انڈونیشیا کے ساحل سے جبر کھی
 طوں عام کے ایک ہزارت سمجھتہ مکہ پر جانے کی
 خواہشمند ہیں وہ انڈونیشیا کو آکر اور ان سماجیوں کے
 ہمہ متر فائدہ دیکھنا چاہتے ہیں۔

تہذیب کی ایسے حالات میں جہاں تہذیب نشینا ہر
آخر پڑے رہا ہو ایک کو عظیمہ نہیں کیا جا سکتا۔ اور
کئی نادا جب عذر کی بنا پر تو کیا ہی نہیں کا جا سکتا۔
وہ تہذیبوں نے اپنی بولیں کا رد والی شروعات کی کہ
جس مفقود کی کاشت دیا ہے۔ اس سے یہ امید بندھتی
ہے کہ فقر و غریب کی کوئی بھگوت ہو جائے۔ ہمیں اقوام منورہ
کی مجلس عالم و دینداری مانندہ سے نہ، بلکہ تہذیب کو
جو یہ کہا ہے۔ کہ تہذیب نشینا میں حالات کے خلاف
ہو جانے کے باوجود وہ تہذیبی حکومت کی ملک کے

بعض مایہ نازی دہ دیکھنے سے لوگوں پر اتنا دیکر کہہ
تو یہ عجوبہ کہ طرف ایک فرضاً اتنا اقدام اس عرصہ میں
ہے۔ جس سے پہلے دہلی کی مذہب پر ایم انگورنے
ایک بیان میں کہا کہ اگر مذہب دنیا کے وزیر اعظم ڈاکٹر
محمد قتی عجوبہ کے لئے مٹی بننا دینے کو تہی۔ تو
وزیر کی حکومت ان سے ضرور ملے گا۔ انہوں نے یہ بھی
کہا کہ ان کی حکومت اچھا کوئی سادہ نہ کرے گا۔ کہ
جس سے کدیں سے طریقہ کو لغو بن کر رہے۔

درحقیقت ڈاکٹر خٹوانے یہ مہلی تباہ دریا میں
 بھج کر دی ہیں۔ عجب حامد کے سامنے انہوں نے عہدہ یہ
 انڈونیشیا کے صدر سرکار۔ نوکے اس پیام کو دہرایا۔ کہ
 مایہ نیک محمدی فیڈرل حکومت جس شریک ہو سکے
 لئے تیار ہے یہ عہدہ کی حکومت بالکل دیسی ہوگی، جیسا
 کہ لاڈلائٹ میں کی عہدہ کی حکومت مذمت
 میں ملے،

اس طرح انڈونیشیا میں ولندیزیوں کا ہمارے نام اقتدار رہے گا۔ لیکن حکومت کے تمام کام چھوٹی حکومت ہی انجام دے گا۔ اور اب یہ ولندیزی حکومت کا کام ہے کہ وہ ڈاکٹر حفیظ سے ملے۔ اور ایک بات یقینی ہے کہ سمجھوتہ اس وقت تک ممکن نہیں۔ جب تک کہ ولندیزی حکومت وہی پاک کی صورتوں اور ان بورڈ کو جو اس نے اپنے قبضہ میں کر لئے ہیں۔ حابس نہیں کرتی۔ اور اپنے مقبوضہ علاقہ میں جسکے محکموں سے باندیاں نہیں اٹھائی۔

ایہ دو پر مہیے اکٹھے - بولے

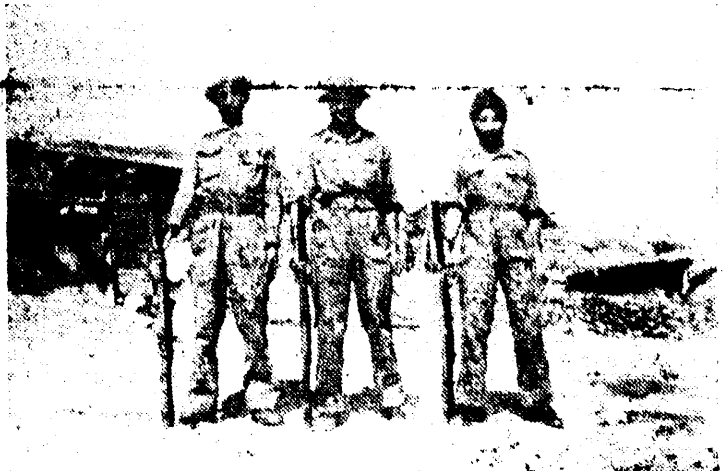
گاندھی یادگار فنڈ میں!
 —————
 دلی تحویل کما
 چندہ دیجئے



کشمیر کے وزیر اعظم بخش جنگ کا نعرہ بلند کر رہے ہیں۔
مقامی آبادی ہمارے نوجوانوں سے دلی محبت کر رہی ہے



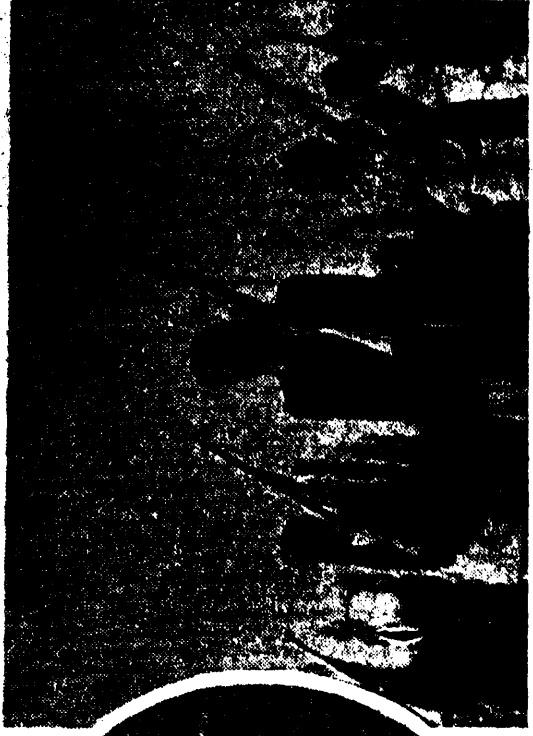
آزادی ہند کی جنگ کا بیماک نقیب مسٹری . جی ہارنہ میں جس کے قلم کی طاقت سے
ہمیشہ کالج حکومت کا ابتدا رہا آج آغوش ثابت میں ابدی نیند سو رہا ہے



کشمیر میں ہندوستانی فوج کی کامیابی کے لئے دعائیں . کشمیر کی مدافعت کے لئے ہندوستانی سکھ سپہی ساتھ ہیں

THE DAUMI AWAZ BOMBAY.

They Shall Never Die.



جب روح آزادی بیدار ہوتی ہے تو عورتیں بھی بیدار ہوتی ہیں۔ یہی حقیقت کو ثابت کر رہی ہیں۔

ضابطہ تحریر و نگارش
پاکستان



کشمیری خواتین مادر وطن کی آواز پر چڑھیوں کی جھنکار کے مقابلہ میں نوپوں کی گرج سے محبت کرنے لگی ہیں۔

